قرآن وحدیث کی روشنی میں "مسلک" حق اہلِ سنّت کی تفہیم وتشریح
یعنی
مسلکِ اعلیٰ حضرت کی حقانیت
تقریظ
حضور تاج الشریعہ فقیہ اسلام شیخ العرب والعجم جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند
حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ
مفتی اختر رضا خان
قادری ازہری مدظلہ النورانی
بانی وسربراہ اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیۃ
جامعۃ الرضا مرکز اہل سنت بریلی شریف
مرتب
مولانا مفتی
عبد القادر رضوی اشفاقی
نائب مفتی نوری دار الافتاء
باسنی ناگور شریف
ناشر
جماعت رضائے مصطفیٰ

قرآن حدیث کی روشنی میں "مسلک" حق اہل سنت کی تفہیم وتشریح

یعنی

مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت

{تقریر}

حضور تاج الشریعہ، فقیہ اسلام، شیخ العرب والعجم، جانشین مفتی اعظم ہند، قاضی القضاۃ فی الھند، حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ

مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ النورانی

بانی وسربراہ اعلیٰ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا، مرکز اہلسنت بریلی شریف

{مرتب}

مولانا مفتی عبد القادر رضوی اشفاقی

نائب مفتی نوری دار الافتاء جامع مسجد، صدر بازار، باسنی، ضلع ناگور شریف راجستھان، انڈیا

{ناشر}

جماعت رضائے مصطفی، شاخ باسنی، ضلع ناگور، شریف راجستھان

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۹

نام کتاب: مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت

تقریر: حضور تاج الشریعہ، سلطان الفقہاء، قاضی القضاۃ فی الہند
حضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم بریلی شریف

ترتیب: مولانا مفتی عبد القادر رضوی اشفاقی
نائب مفتی نوری دار الافتاء جامع مسجد، باسنی، ناگور شریف راجستھان انڈیا
Mob:00919024254532

پروف ریڈنگ: مولانا محمد اسلم رضا قادری اشفاقی

اشاعت اوّل: ۲۰۰۰ء۔ (تعداد: ۵۰۰)

اشاعت دوم: ۱۴۳۸ھ مارچ ۲۰۱۷ء۔ (تعداد: ۱۱۰۰)

صفحات: 46

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ، شاخ باسنی، ضلع ناگور شریف راجستھان

زیر سرپرستی: سنی تبلیغی جماعت باسنی، ضلع ناگور شریف راجستھان

منجانب: حاجی محمد ایوب بن حاجی محمد ابراہیم منڈل مستان ڈیری والے

برائے ایصال ثواب: مرحوم حاجی محمد ابراہیم بن عبد اللطیف منڈل، مرحومہ زیتون بانو
زوجہ حاجی محمد ابراہیم منڈل (و جملہ مسلمانانِ اہلِ سنّت)

ملنے کے پتے

سنی پبلی کیشنز دہلی۔ موبائل:9867934085

کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

فاروقیہ بک ڈپو، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی

شرفِ انتساب

مندرجہ ذیل چار عظیم شخصیات کے نام

تاجدار اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہاء، حضور سیدنا مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ **مفتی محمد مصطفی رضا** قادری بریلوی قدس سرہ (م ۱۴۰۲ھ)

جن کے علم وفضل تقویٰ وطہارت واتباعِ شریعت کا ایک زمانہ معترف ہے۔ موجودہ صاحبانِ فقہ وافتا بالواسطہ یا بلاواسطہ انہیں کے شاگرد ومرید وفیض یافتہ ہیں،.....اور

داعیِ مسلکِ اعلیٰ حضرت حضور سید العلماء علامہ سید آلِ مصطفیٰ قادری برکاتی سجادہ نشین خانقاہِ برکاتیہ،.....اور

حضور احسن العلماء، تاجدار مارہرہ، شیخ المشائخ، حامی مسلک اعلیٰ حضرت، حضور علامہ الشاہ مفتی سید **مصطفی حیدر حسن** میاں قادری برکاتی قدس سرہ (م ۱۴۱۶ھ)

جو حضور اعلیٰ حضرت کے مشن ومسلک کے عظیم داعی ورہنما تھے۔.....اور

حضور مفتی اعظم راجستھان، اشفاق العلماء، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت سیدی سندی علامہ **مفتی محمد اشفاق حسین نعیمی** (م ۱۴۳۴ھ) علیہ الرحمہ جن کے احسانات وخدماتِ دینیہ کو راجستھان کے سنّی مسلمان کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جو حضور غریب نواز کی کرامت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے علمبردار تھے۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

محمد عبد القادر رضوی اشفاقی

نوری دار الافتاء جامع مسجد

باسنی، ناگور، راجستھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سخن

ازمرتب: محمد عبدالقادر رضوی اشفاقی

لفظ مسلک ایک تحقیقی تجزیہ:

لفظ ''مسلک'' قرآن کریم سے ماخوذ و مستفاد ہوتا ہے۔قرآن پاک میں فرمایا گیا: "وسلك لكم فيها سبلا" یعنی تمھارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں۔(سورہ طٰہٰ ۵۳) اورحدیث نبوی:"اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار۔ (مشکوٰۃ شریف) میں بھی ایک مسلک یعنی راستہ وطریق جو جمیع مسلمین صحیح العقیدہ کا سواد اعظم ہے، اس کی پیروی کو لازم قرار دیا گیا۔خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''حدیث افتراق امت'' میں اپنی امت کوایک صراط اور مسلک پر چلنے کا حکم فرمایا، جیسا کہ حدیث میں ہے: "کلهم فی النار الاملة واحدہ قالوا من هی یا رسول اللہ ﷺ؟ قال النبی ﷺ ما انا علیه واصحابی" یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے راستہ ومسلک پر ہوگا وہی جنتی مسلک اور حق راستہ ہے، اس کے علاوہ تمام مسالک یعنی فرقے وراستے جہنم میں لے جا نے والے ہیں۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن) تو پھر وہ مسلکِ حقہ کونسا ہے؟ جواب ملے گا: مسلکِ اہل سنت وجماعت۔

مسلک کی نسبت شخصیات کی طرف:

اور ''مسلک'' کی نسبت شخصیات کی طرف بھی ہوتی ہے جیسا کہ اہلسنّت وجماعت کی نسبت اعتقادی امام ابو منصور ماتریدی وامام ابوالحسن اشعری کی طرف مجمع علیہ ہے، اسی طرح خوارج، معتزلہ، روافض سے امتیاز کے لیے ''مسلک اہلسنّت وجماعت'' کی

اصطلاح وجود میں لائی گئی ''مسئلہ خلق قرآن'' کے وقت جو اہلِ علم وعوام حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک وطریق پر تھے یا جو علما آپ کے مؤقف کی تائید و توثیق کرتے تھے وہی حق پر تھے جیسا کہ کتبِ عقائد اہلسنّت بالخصوص ''شرح عقائد نسفی'' میں اس کی تصریحات ملتی ہیں۔ صحابہ کرام و ائمہ اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کے بعد سے اب تک ''مسلک اہلِ سنت و جماعت'' شخصیات ہی سے متعارف رہا، جیسے ہمارے مسلک کے ہزاروں ائمہ، محدثین، مجتہدین، مفسرین، مجددین، محققین ہوئے مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ابی یوسف، امام محمد شیبانی، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام ابی داؤد، حضور غوث اعظم، حضور خواجہ اعظم، حضور محبوبِ الٰہی دہلوی، حضور قطب الدین بختیار کاکی، حضور صوفی حمید الدین ناگوری، حضور مخدوم اشرف سمنانی، امام رازی، امام غزالی، امام جلال الدین سیوطی، امام قسطلانی، امام عسقلانی، امام قاضی عیاض مالکی، امام ابن ہمام، امام طحاوی، امام محی الدین ابن عربی، امام بوصیری، امام جامی، امام شاذلی، امام ربانی، علامہ فضلِ حق خیرآبادی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، شاہ برکت اللہ مارہروی، شاہ فضل اللہ کالپوی، حضور ستھرے میاں، حضور اچھے میاں، شاہ عبدالقادر بدایونی، میر سید عبدالواحد بلگرامی، شاہ فضل رسول بدایونی، شاہ آل رسول احمدی مارہروی، شاہ ابوالحسین نوری مارہروی وغیرھم اس طرح ہزاروں ائمہ اہلسنّت کے نام پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ''مسلک اہلسنّت'' کا اثبات اور تاریخی تسلسل انہیں ذواتِ قدسیہ کے دم قدم سے قائم ہے۔ اسی لیے ان سب کو اہلسنّت و جماعت کا امام مانا جاتا ہے۔ کہ ان حضرات نے اپنے اپنے زمانوں میں اہلسنّت و جماعت کے فروغ و استحکام میں نمایاں خدمات انجام دیں اور مسلک حقہ کی حفاظت وصیانت فرمائی۔ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیا۔ مسلک کا امام ہونے کے لیے بہت سی اضافی خوبیوں اور کمالات کا جامع ہونا ضروری ہے، جو بدرجۂ اتم ان حضرات میں پائی جاتی تھیں۔ تمام مجددین نے دین

مصطفیٰ و مسلکِ حقہ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں تصنیفی، تحریری، تبلیغی، دینی کارنامے انجام دیئے۔ ان سب کا ہم ادب و احترام بھی کرتے ہیں اور ان کی خدمات کو سلام عقیدت بھی پیش کرتے ہیں۔

مسلکِ اعلیٰ حضرت ایک اصطلاح اور عالمی تحریک ہے

مگر جب غیر منقسم ہندوستان کی سرزمین سے ڈیڑھ سو سال قبل خارجیت کے لبادے میں وہابیت، دیوبندیت، نیچریت نے بنام اسلامی توحید اہلسنّت و جماعت کے خلاف اپنا محاذ قائم کیا اور گستاخی خدائے تعالیٰ و توہین رسول اعظم کا ارتکاب کیا، علم غیب، ختم نبوت جیسے دین کے اُصولی مسائل میں ''اہلسنّت و جماعت'' سے اختلاف پیدا کر کے اُمتِ مسلمہ و غلامانِ رسول میں اضطرابی کیفیت پیدا کی اور انتشار کا ماحول بنایا، اولیاء کرام، صوفیاء عظام کی عالی مرتبت بارگاہوں میں بے ادبی کے جملے لکھے گئے اور ان کے مزارات کی حاضری کو بدعت و شرک کہا گیا، تو جہاں اس دور کے دیگر علما اور مشائخ اہلسنّت نے فتنۂ وہابیت کے سدباب کے لیے فرداً فرداً اقدام کیا، وہیں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجددِ اعظم سیدنا امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ کا کام سب سے نمایاں و ممتاز و مستحکم نظر آیا اور ٹھوس رہا۔ اسی لیے تمام خانقاہوں نے بسر و چشم آپ کے مؤقف کی تائید و حمایت کی۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے کام نے تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ آپ کی عالمی تحریک عشقِ مصطفیٰ، ادبِ مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ اکنافِ عالم میں پھیل گئی۔ بس اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کی یہ تحریک ہی عالمی تحریک ہے، اس کے علاوہ باقی سب لوگ ان کے خوشہ چین اور فیض یافتگان ہے۔ آج بھی ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر میں بڑے بڑے علما و مشائخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی قائم کردہ عالمی تحریک کے تحت عوام اہلسنّت کے عقائد و اعمال کی اصلاح میں مصروف ہیں۔ اس مسلکِ حقہ کی مساجد، مدارس، مکاتب، مراکز، دارالعلوم، جامعات بے شمار تعداد میں قائم ہیں۔ چونکہ اعلیٰ حضرت نے ہر محاذ پر وہابیت کی باطل تحریک سے مقابلہ کر کے مسلک اہل سنت و جماعت کی حقانیت و معمولات و ضروریاتِ

اہلسنّت و جماعت کو دلائل و براہین سے ثابت کیا، جس پر آپ نے ایک ہزار سے زائد اپنی علمی و تحقیقی تصانیف کا خزانہ تحریر فرما کر ثابت فرما دیا کہ مسلک اہلسنّت ہی حق ہے اور فتاویٰ حسام الحرمین تحریر فرما کر ہمیشہ کے لیے وہابیت و دیوبندیت کا ناطقہ بند کر دیا اور آج تک فتاویٰ حسام الحرمین پر تصدیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ جو اس کی تصدیق و تائید و توثیق لفظاً یا لساناً کرے وہ سُنّی صحیح العقیدہ ہے۔ اکابر مشائخ اہلسنّت نے فتاوٰی حسام الحرمین کو سنّی ہونے کا معیار قرار دیا۔ چونکہ اس کتاب میں حرمین شریفین کے جلیل القدر مشائخ و مفتیان کرام کے متفقہ فتاوے ہیں جو اکابر اربعہ وہابیت (مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد امبیٹوی، مولوی قاسم نانوتوی) کی تکفیر پر جاری ہوئے۔ اعلیٰ حضرت نے اس کو شرق تا غرب عام فرمایا تو اس دور کے جید و جلیل القدر علما و مشائخ اہلسنّت اجمیر شریف، مارہرہ شریف، کچھوچھہ شریف، کالپی شریف، مسولی شریف، بدایوں شریف، بلگرام شریف، بہار شریف، گھوسی و مبارک پور وغیرھم نے ''مسلک اہلسنت و جماعت'' ہی کو وہابیت و دیوبندیت سے امتیازاً ''**مسلک اعلیٰ حضرت**'' قرار دیا۔

جو آج تک جاری ہے یہ کوئی نیا مسلک اور نیا راستہ نہیں ہے بلکہ سوادِ اعظم اور صراطِ مستقیم ہی کا ایک نام ''مسلک اعلیٰ حضرت'' ہے، جیسا کہ اکابرین اہلسنت مثلاً حضور شیخ المشائخ سید الشاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی، حضور تاج العلماء مارہروی، حضور صدر الافاضل مرادآبادی، حضور صدر الشریعہ اعظمی، حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی، حضور محدث سورتی، حضور شیر بیشۂ اہلسنّت پیلی بھیتی، شاہ برہان الحق جبل پوری، شاہ رکن الدین الوری، شاہ عبدالعلیم میرٹھی، پیر جماعت علی لاہوری، حضرت سید احمد علی چشتی اجمیری، حضور سید العلماء مارہروی، حضور احسن العلماء مارہروی، حضور حافظ ملت مبارکپوری، حضور شعیب الاولیاء براؤں شریف، حضور سید مختار اشرف کچھوچھوی، حضور مجاہد ملت اڑیسہ، حضور علامہ ارشد القادری، حضور پاسبانِ ملت علامہ مشتاق احمد نظامی، حضور بدر ملت بستوی، حضور شارح بخاری اعظمی، حضور فقیہ ملت بستوی، حضور مفتی اعظم راجستھان نعیمی، قائد ملت مولانا

ظہور احمد اشرفی علیہم الرحمہ نے فرمایا اور ان مشائخ اہلسنّت کے خلفا و تلامذہ مریدین و متوسلین، معتقدین بھی اسی مسلک حقہ پر قائم ہیں۔ انہیں اسلاف کی مخلصانہ کاوشوں سے آج مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ شرق تا غرب گونج رہا ہے۔ یہ حضرات دین وسنیت میں اور اپنے مسلک و مشن میں بہت متصلب تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہیں کی روش اور فکر پر قائم رکھے۔ آمین

حضور تاج الشریعہ، سلطان الفقہاء والمشائخ، قاضی القضاۃ فی الہند، شیخ العرب و العجم حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری برکاتی بریلوی دامت برکاتہم کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ جہاں خانوادہ اعلیٰ حضرت کے عظیم فرد فرید اور چشم و چراغ ہیں وہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار اضافی خوبیوں سے بھی نواز ہے آپ کے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، فقہی بصیرت، علمی جلالت، شخصی وجاہت کے تمام اہلِ علم و عوام اہلسنّت معترف ہیں

حضور تاج الشریعہ کی شخصیت، مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ کی نظر:

آپ نے بریلی شریف کی سرزمین پر اہل علم کی ایک مجلس میں ارشاد فرمایا: ہم اہلِ سنت و جماعت کے امیر و قائد تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں قبلہ ہیں۔ (معارف مفتی اعظم راجستھان: ص:۹۱ مقالہ مفتی اشرف رضا ممبئی) اور فرمایا: میاں! تاج الشریعہ علامہ ازہری میاں قبلہ کا سکہ ''سکہ رائج الوقت'' ہے اور فرمایا کہ میاں! تاج الشریعہ حضرت علامہ ازہری میاں قبلہ کو کسی جنگل میں لے جاؤ تو وہ منگل ہو جاتا ہے، یہ ان کی خداداد مقبولیت ہے۔

(بروایت مولانا اسلم رضا قادری اشفاقی باسنی)

حضور تاج الشریعہ کا علمی مقام قائد اہلسنت مولانا ظہور احمد اشرفی علیہ الرحمہ کی نظر میں:

تیس سال قبل جب حضور تاج الشریعہ کا رسالہ ''دفاع کنز الایمان'' سنی تبلیغی جماعت

باسنی کی طرف سے شائع ہوا تو حضرت مولانا ظہور احمد صاحب قبلہ اشرفی علیہ الرحمہ نے اس پر تاثر تحریر فرمایا، کہ جب اعلیٰ حضرت کے پڑپوتے علامہ ازہری میاں کی علمی جلالت کا یہ عالم ہے تو سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی علمی شان کتنی بلند ہوگی۔ (بحوالہ رسالہ دفاع کنز الایمان: ص:۱۶)

اس طرح پچاسوں علما، مشائخ اہلسنّت کے اقوال پیش کیے جا سکتے ہیں مگر یہاں اختصار سے کام لیا گیا ہے، یارانِ دانشمند کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

حضور تاج الشریعہ قبلہ مدظلہ العالی کی خداداد مقبولیت اور علمی جلالت کا عرب و عجم معترف ہے۔ دنیا بھر میں جہاں دین وسنیت کی تبلیغ اشاعت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں پورے علاقے میں اہلسنّت و جماعت کے لوگوں میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ فقہی سیمنار و علمی مجالس میں علما و مشائخ کے آپ میر کارواں نظر آتے ہیں، اور علمی خزانوں کو (وارثِ علوم اعلیٰ حضرت ہونے کی حیثیت سے) عوام اہلسنّت میں تقسیم کرنا آپ کا مقصد اعظم ہے۔ آپ کی آمد کے وقت منظر دیدنی ہوتا ہے۔ آپ کے ہزاروں، لاکھوں عقیدت مند مریدین، متوسلین، چہرۂ زیبا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب نظر آتے ہیں۔ صرف ہندوستان و پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرونِ ممالک امریکہ، افریقہ، لندن، یورپ، عرب امارات میں بھی یہی منظر ہوتا ہے۔ اس میں کسی مادّی طاقت اور الیکٹرونک میڈیا چینل کا دخل نہیں ہے بلکہ صرف فضل الٰہی اور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا و حضور غوث اعظم کا صدقہ اور آپ کی علمی جلالت اور شخصی وجاہت وتقوی وطہارت میں انفرادیت نیز با فیض روحانیت کا اثر ہے کہ آج آپ کی ذات گرامی مرجع العلماء بھی ہے اور مرجع الخلائق بھی

میں ہی کیا سب نے ہی ڈھونڈا ہے دوستو
محفل انجم میں اختر دوسرا اختر رضا ملتا نہیں

حضور مفتی اعظم باسنی حضرت مفتی ولی محمد صاحب رضوی خلیفہ حضور تاج الشریعہ کے توسّل سے باسنی ضلع ناگور شریف راجستھان کی سرزمین بھی آپ کے فیوض و برکات سے

مالا مال ہے۔ کئی مرتبہ حضور تاج الشریعہ کی آمد باسنی کی سرزمین پر ہوئی۔ اسی طرح ۵ر جولائی ۲۰۰۰ء کو جب حضور تاج الشریعہ کی آمد باسنی میں ہوئی، بعدہٗ بھی تشریف آوری ہوئی مگر ۵ رجولائی ۲۰۰۰ء کے اجلاس میں آپ نے ایک طویل خطاب فرمایا۔ لانبا چوک باسنی میں یہ اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں اشفاق العلماء مفتی اعظم راجستھان علیہ الرحمہ بنفس نفیس تشریف فرما تھے۔ اس خطاب میں حضور تاج الشریعہ قبلہ نے ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کی حقانیت کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت فرمایا تھا۔ افادہ عامہ کے لیے اس کو من وعن شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ازیں قبل اس کی اشاعت اوّل ۲۰۰۰ء میں ہوگئی تھی۔۔۔۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن اشاعت دوم کی شکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ دراز فرمائے اور ہم سب کو مسلک اہلسنّت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

سگ بارگاہ اعلیٰ حضرت وخادم حضور تاج الشریعہ

محمد عبدالقادر رضوی اشفاقی

نوری دارالافتاء جامع مسجد، باسنی، ضلع ناگور شریف، راجستھان

۳۰ر ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ

تاثر جلیل

از: مفتی اسلام، جامع معقول ومنقول حضرت علامہ **مفتی عالمگیر صاحب** قبلہ رضوی مصباحی
خلیفہ حضور تاج الشریعہ ومفتی اعظم راجستھان دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد

حضور تاج الشریعہ، فخر ازہر، مرشد اعظم حضرت علامہ شاہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قبلہ قادری ازہری قاضی القضاۃ فی الہند دامت برکاتہم

ماشاء اللہ علم وفضل، زہدی تقویٰ وتدین میں یکتائے روزگار ہیں۔ علم وفضل، فقہ و تفقہ عربی زبان وادب کی مہارت وحذاقت اور زہد وتقوی، تصوف وتصلب فی الدین اور استقامت علی الشریعہ میں "الولد سر لابیہ" کے تحت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت، حضور حجۃ الاسلام وحضور مفتی اعظم ہند کے عکس جمیل ہیں۔ گلزار رضویت کے ایسے شگفتہ گل ہیں جن کے علم وفضل اخلاص وللّٰہیت، خوف وخشیت حلم وتدبر اور فقہ وبصیرت کی خوشبو سے پوری دنیائے سنیت معطر ومشکبار ہے۔ دین وسنیت مسلک اعلیٰ حضرت کے ایسے روشن مینار ہیں۔ جن کی تابیشوں اور ضیاء پاشیوں سے پوری دنیائے سنیت روشن ہے۔ زبان عربی میں ہمہ دانی کا یہ عالم ہے کہ "اصح الکتب بعد کتاب اللہ الصحیح البخاری" پر برجستہ زبان عربی میں حاشیہ نگاری فرمادی مزید فتاویٰ رضویہ کی بھی تعریب فرمارہے ہیں نیز اسی طرح کئی دینی کتب پر ترجمہ وتحشیہ کا کام کررہے ہیں۔ عالم اسلام کو ایسی ذات پر ناز ہے۔ اسلام وسنیت کی ترویج اشاعت اور اس کے تحفظ وبقاء کے لیے ایک عظیم الشان دینی وعلمی ادارہ بنام "مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا" بریلی شریف میں قائم کرکے دنیائے سنیت پر احسان فرمایا بیعت وارشاد اور اصلاح وتبلیغ کے ذریعہ ایک جہان کو مستفیض ومستنیر کررہے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ قبلہ کی زبان فیض ترجمان سے جاری جملے سند کا درجہ رکھتے ہیں آپ کے ارشادات وفرمودات قرآن وسنت کی تفسیر واقوال ائمہ کی تشریح ہوتے ہیں۔" **مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت**" پر آپ کی تقریر پر تنویر بڑی دل پذیر اور دلائل وبراہین سے مزین ہے ہر ایک انصاف پسند کے لیے کافی ہے اور ہٹ دھرم ضدی کے لیے پوری لائبریری بھی کم ہے۔ جس کو عزیز گرامی مولانا مفتی عبد القادر رضوی اشفاقی امجدی زید مجدہ السامی نائب مفتی نوری دار الافتاء جامع مسجد باسنی نے ترتیب دے کر بڑا شاندار کام کیا ہے تاکہ عوام وخواص فائدہ حاصل کریں، جدید ترتیب وعناوین کا انتخاب بڑا عمدہ ہے مولیٰ تعالیٰ عزیز القدر مفتی عبد القادر رضوی اشفاقی کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور حضور تاج الشریعہ، سلطان الفقہاء، قاضی القضاۃ فی الہند دامت برکاتھم کا سایہ کرم جماعت اہل سنت پر تادیر قائم ودائم رکھے اور آپ کو عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین

خیر اندیش

محمد عالمگیر رضوی المصباحی امجدی عفی عنہ

خادم تدریس وافتاء اسحاقیہ جودھپور

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ خطاب

حضور تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ فی الھند، شیخ العرب والعجم، عارف باللہ، سلطان الفقہاء والمشائخ حضرت علامہ الحاج مفتی الشاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری جانشین مفتی اعظم ہند بریلی شریف مدظلہ النورانی

الحمد للہ رب العٰلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلاۃ و السلام علیٰ من کان نبیا و آدم بین الماء و الطین و علیٰ اٰلہ واصحابہ و ازواجہ اجمعین۔

امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین صدق اللہ العلی العظیم قال اللہ تعالیٰ فی شان عظمۃ حبیبہ فی القرآن المجید ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی یایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد صلاۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ ﷺ

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے
انتظار کرم تست من عینی را
اے خدا بیں و خدا داں مددے

ابھی ابھی آپ نے اور ہم نے اشفاق العلماء حضرت مولانا مفتی محمد اشفاق حسین صاحب قبلہ نعیمی سے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہ کا مختصر تعارف سماعت کیا۔ اللہ کا فضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکتیں وسیلہ در وسیلہ ہمارے دین کے اکابر اور بزرگوں کے وسیلے سے ہمارے اندر موجود ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک موجود رہیں گی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے: "الخیر فی وفی امتی الیٰ یوم القیمۃ" خیر میرے اندر ہے اور میری امت میں قیامت تک تو خیر والے ہوتے رہیں گے اور ان خیر والوں کے صدقے میں ہماری بھی خیر ہے۔ اور جو یہ بے خیرے ہیں ان کی بھی خیر ہے "صرف دنیا میں" ہماری خیر یہاں دنیا میں بھی ہے اور زمین کے اوپر بھی خیر ہے، زمین کے نیچے بھی خیر ہے اور جب اُٹھیں گے تو وہ خیر لے کر اٹھیں گے کہ جس خیر میں ان بے خیروں کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ وہ خیر ہماری ہی خیر ہوگی۔ خیر بنی ہے ہمارے لیے اور ہم خیر کے لیے بنے ہیں۔

دیا ہے اور کو بھی تا اسے نظر نہ لگے
بنا ہے عیش تجمل حسین خاں کے لیے

حسین کا تجمل اور حسین کا تبرک ہم حسین والے ہیں جن سے دل کا تجمل اور حسین کی خیریت حسین سے ہے اور حسین والوں سے ہے کسی خاں صاحب کی بات نہیں ہے یہاں ہم اہل سنت و جماعت کی بات ہے سبحان اللہ تو عیش جو ہے وہ ہمارے لیے بنا ہے۔ اعلیٰ حضرت سے سنو!

یہ کسی شاعر نے کہہ دیا:

انت فیہم نے عدو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی ہو

قرآن نے فرمایا:

"وما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم" اللہ اس لیے نہیں ہے کہ ان

منکروں کو نیستی و نابودی کا عذاب عام دے، جیسے پہلے لوگوں کو دیا۔ تمہاری خصوصیت یہ ہے کہ جب تک تم ان میں ہو اللہ ان کو عذاب عام نہ دے گا۔ بات دور چلی گئی میں یہ کہہ رہا تھا کہ الحمد للہ ہم تبرک والے ہیں اور ہمارے مفتی صاحب قبلہ اس زمانے میں پرانے بزرگوں کا تبرک رہ گئے۔

مفتی اعظم راجستھان کی شخصیت وخدمات پر تاثرات

نجدی کا قاعدہ یہ ہے کہ آثارِ قدیمہ کو مٹاتا ہے اور پوری دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ آثارِ قدیمہ کو سنبھال کر رکھتی ہے اور دنیا کا بھی یہی قاعدہ ہے اور ہم اہلسنّت و جماعت کا بھی یہ ہی قاعدہ ہے کہ آثارِ قدیمہ کو سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اور ہمارے مفتی صاحب تو ایسے آثار قدیمہ میں سے ہیں کہ ہم کو سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کو سنبھالے ہوئے ہیں اور یہ پورا خطہ ان کی وجہ سے سنبھلا ہوا ہے اور ایسے لوگ جو حدیث کا وعدہ ہے قیامت تک ہوتے رہیں گے، جو دین کا معیار ہوں گے، دین کی پہچان ہوں گے، دین ان سے پہچانا جائے گا اور ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ دین پر قائم رہیں گے، دین پر چلیں گے اور یہ حضرت صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی کی بھی یادگار ہیں اور انھوں نے پتہ نہیں کتنے بزرگانِ دین کو دیکھا اور ان کو یہ خاص نسبت نسبت تلمیذ صدر الافاضل سے ہے اور حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کا بھی انہوں نے دیدار کیا اور حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی بھی ایک طویل صحبت کا فیض حاصل ہے اور غالبا ان کو حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت اجازت وخلافت بھی حاصل ہے تو یہ تمام بزرگوں کا تبرک ہیں آپ لوگ ان سے اپنا رابطہ جتنا مضبوط رکھیں گے اتنی برکت آپ کو ملے گی۔

سنّی تبلیغی جماعت باسنی متحرک فعال تحریک ہے

اور ایک برکت باسنی میں یہ دیکھ رہا ہوں اور اس کو دیکھ کر خوش بھی ہوا اور وہ ہے سنی تبلیغی جماعت الحمد للہ اس ادارے سے مسلک اہلِ سنت و جماعت یعنی مسلک اعلیحضرت

کی تبلیغ واشاعت ہورہی ہے سبحان اللہ میری دعا ہے کہ سنی تبلیغی جماعت صرف راجستھان ہی میں نہ رہے بلکہ اس کے مراکز اور شاخیں پورے ہندوستان میں قائم ہوں آمین اور وہ مسلک اہل سنت وجماعت کی جس طور پر اور جس خوبی کے ساتھ خدمت کررہی ہے وہ اسی کا خاص حصہ ہے دوسری اور کوئی تنظیم اس طور پر خدمت نہیں کررہی۔

فاتحہ، میلاد، قیام اہل سنت کے معمولات ہیں:

سنّی سنیت جو ہے وہ صرف نیاز فاتحہ قیام کا سلام کا نام نہیں ہے یہ ہمارے معمولات ضرور ہیں، ہم الحمد للہ اس فاتحہ والے بھی ہیں اور فاتحہ کرتے بھی ہیں اور فاتحہ کا کھاتے بھی ہیں اور فاتحہ کے قائل بھی ہیں اور فاتحہ کی برکتیں بھی ہمارے ساتھ ہیں اور جو فاتحہ نہیں کرتا ہے وہ نہ فاتحہ والا ہے اور نہ قرآن والا وہ اپنی پہچان مقرر کرتا ہے وہ فاتحہ کو منع نہیں کرتا بلکہ اس کو خوب پہچان لو کہ وہ قرآن والا بن کر کے نماز والا بن کر کے تمہارے سینوں سے اور تمہارے دلوں سے قرآن کی عظمت اور ایمان چھیننے کے لیے آیا ہے۔

قرآن ہم کو پہنچایا کس نے ہے؟ یہ کون سا دین ہے کہ نماز میں فاتحہ پڑھ لیتا ہے اور بزرگان دین کے نام پر فاتحہ پڑھی جائے تو منع کرتا ہے اور کھاتا نہیں ہے۔ پہچان اپنی مقرر کررہا ہے۔ مسلمان وہ ہے جو بسم اللہ کا کھاتا ہے، الحمد للہ کا کھاتا ہے اور اس کا رشتہ جس سے ہے وہ بسم اللہ کا نہیں کھاتا ہے۔ وہ کون ہے جو بسم اللہ کا نہیں کھاتا ہے۔ بولو؟ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ پڑھی جائے اس کو شیطان نہیں کھاتا! یہ دو قدم اور آگے بڑھ گیا کہ جس کھانے پر الحمد للہ پڑھی جائے یہ اس کو بھی نہیں کھاتا تو اس نے یہ اپنی پہچان مقرر کی ہے۔ لیکن یہی صرف ہماری پہچان نہیں ہے ہماری پہچان فاتحہ بھی، نیاز بزرگان دین بھی، وسیلہ بھی ہماری پہچان ہے۔ میلادوسلام قیام بھی ہماری پہچان ہے، اور ان سے بڑھ کر جو سب سے بڑی پہچان ہے اور جو ہر پہچان کی جان ہے اور وہ پہچان جو ان سب پہچانوں میں موجود ہے وہ پہچان ہے تعظیم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محبت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضور اقدس ﷺ سے عقیدت و محبت کے رشتے پر ہی ہمارے دنیوی رشتے موقوف ہیں:

اور ہمارا ایک ہی پیغام ہے کہ ہمارا رشتہ کسی سے نہیں ہے، باپ سے نہیں، بیٹے سے نہیں، رشتے اور خاندان والوں سے نہیں، رشتہ ہے ہمارا تو محمد رسول اللہ سے ہے تو اللہ اکبر ان کے رشتے کے طفیل ان کے رشتے کی برکت سے جہاں جہاں یہ رشتہ پایا جائے گا، وہاں ہمارا رشتہ ہے باپ کا رشتہ محمد رسول اللہ سے ہے تو ہمارا رشتہ باپ سے ہے اور بیٹے کا رشتہ محمد رسول اللہ سے ہے تو ہمارا رشتہ بیٹے سے ہے اور خاندان والوں کا رشتہ محمد رسول اللہ سے ہے تو ہمارا رشتہ خاندان والوں سے ہے۔ اور اگر رشتہ ان کا محمد رسول اللہ سے نہیں ہے تو ہمارا رشتہ ان سے نہیں ہے۔ یہی تو ہے مسلک اعلیٰ حضرت اور کوئی نئی چیز کا نام مسلک اعلیٰ حضرت نہیں ہے۔ یہی صحابہ کرام کی تعلیم اور یہی اہل بیت عظام کی تعلیم ہے اور یہی فاتحہ کی تعلیم ہے۔ ہم فاتحہ کیوں کرتے ہیں؟ ہم ان بزرگوں کی فاتحہ اس لیے کرتے ہیں کہ ان بزرگوں نے ہم کو محمد رسول اللہ سے وابستہ رکھا ہے، ان کی محبت محمد رسول اللہ کی محبت سے جوڑے ہوئے ہے۔ اس لیے ہم ان کی فاتحہ کرتے ہیں، اور وہابی، دیوبندی کس لیے منع کرتا ہے، اس لیے منع کرتا ہے کہ ان کے دھرم میں بزرگوں کی تعظیم شرک ہے اور اس لیے منع کرتا ہے کہ بزرگوں سے جڑا رہے گا تو رسول اللہ سے رشتہ مضبوط رہے گا۔ وہ رشتہ توڑنا چاہتا ہے اور ہماری فاتحہ ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ سے مستحکم کرتی ہے۔ تو یہ سارے معمولات ہیں، ان میں اصل پہچان جو ہماری ہے وہ تعظیم مصطفی ہے اور ہمارا رشتہ اس سے ہے جو تعظیم مصطفی کا قائل ہے اور ہمارا رشتہ اس سے ہے میاں جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کا غلام سمجھتا ہے۔ یہی تو **مسلک اعلیٰ حضرت** ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے غلامی مصطفی کا پیغام دیا ہی نہیں بلکہ اپنا نام رکھا عبدالمصطفیٰ۔ باپ دادا کا رکھا ہوا نام احمد رضا تھا، اللہ اکبر جب امام احمد رضا کو ہوش آیا اور قلم پکڑا تو اپنا نام رکھا **عبدالمصطفیٰ** اور پھر اس کو مدلل بھی کر دیا کہ کیسا مدلل کر دیا اللہ اکبر مجھ سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ نعت شریف بھی سنا دیں تو اعلیٰ حضرت کی

زبان سے اور اعلیحضرت ہی کے کلام سے ایک نعت بھی سُن لیجئے، کیا فرماتے ہیں:

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد، نجد یا پھر تجھ کو کیا

اور ہوش والے پر قلم چلتا ہے بے ہوش پر قلم نہیں چلتا سبحان اللہ فرماتے ہیں ؎

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف

سجدۂ تعظیمی حرام است:

ہم غیر اللہ کو سجدہ کرنے والے نہیں ہیں، ہم قبر کو سجدہ کرنے والے نہیں ہیں، ہم پیر کو سجدہ کرنے والے نہیں ہیں، لیکن فرماتے ہیں کہ یہ ہوش والے، پر ہے اگر ہوش میں سجدۂ تعظیمی کیا تو یہ حرام ہے۔ یہ جھوٹ بولتا ہے اس کو کچھ نہیں ملا تو وہ جھوٹا اس کا فرضی خدا جھوٹا اور ہمارا خدا تو وہ ہے کہ فرماتا ہے"و من اصدق من اللہ قیلا ۔ اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہے۔ تو ہمارا خدا سچا ہمارا نبی سچا کہ کبھی جھوٹا نہیں ہوسکتا، اور نبی کے صدقے میں ہم سچے کہ ہم کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ تو اس کو کچھ نہیں ملا تو کہنے لگا کہ صاحب یہ سجدہ کو جائز سمجھتے ہیں ۔ ہمارے سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے اس پر پوری کتاب لکھی "الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ" سجدۂ تعظیمی کی حرمت، لیکن یہ ہوش والے کے لیے ہے اور اگر کوئی بے ہوش ہو کر اس کی عقل ہی سلب ہو جائے اب اگر کوئی جوش محبت میں مغلوب ہو کر سجدۂ در کرے یا طواف کرے تو سجدہ تو سجدہ ہمارے سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں" کہ کسی نبی کی قبر یا کسی ولی کی قبر کا طواف بھی جائز نہیں۔" لیکن بے خودی میں ہو تو فرماتے ہیں ؎

بے خودی میں سجدۂ در یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

مدد کے واسطے یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے:

اور دیوبندی بخاری پڑھاتا ہے پڑھتا ہے، اور بخاری اس کے یہاں سے چھپتی بھی

ہے لیکن بخاری پڑھو، مسلم پڑھو، اور ترمذی پڑھو، سب میں صحابہ کرام پکار رہے ہیں یا رسول اللہ! حضور کو دیکھ کر بھی پکار رہے ہیں اور حضور سامنے نہیں ہیں پھر بھی پکار رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کو جو سب سے پیارا اور محبوب ہو اس کو پکارو، اللہ اکبر حضرت عبداللہ ابن عمر نے آواز لگائی یا محمداہ! اب علما کرام نے فرمایا کہ وہ صحابہ کرام نے یا محمد پکارا لیکن اب تقاضائے ادب یہ ہے کہ وہ اس زمانے کا عرف تھا، قرآن نے ہم کو ادب سکھایا: "لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا" رسول کا پکارنا ایسا مت بنالو جیسے کہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ نام لے کر کے، تو علماء نے فرمایا کہ جہاں **یا محمد** ہو وہاں **یا رسول اللہ** کہا جائے تو بغیر دیکھے پکار رہے ہیں، پکارنا تھا اللہ اکبر، پاؤں ٹھیک ہو گیا اور پاؤں جو سن ہوا وہ سن ختم ہو گیا تو کیا پتا چلا کہ مدد کے واسطے پکارنا بھی جائز ہے اور سب سے زیادہ پیارے محمد رسول اللہ بھی ہیں، اور مشکل میں کام آنے والے بھی وہی ہیں، اور یہ صحابہ کرام کا دستور ہے۔ پانی نہیں ہے تو یہ بھی کہہ سکتے تھے اے اللہ پانی بھیج دے۔ پانی نہیں ہے حضور کی خدمت میں آرہے ہیں تو حضور نبی کریم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی دعا کر رہے ہیں تو کبھی اللہ کا دیا ہوا اختیار دکھا رہے ہیں، بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور کی خدمت میں "اوتی بقدح من ماء" ایک پیالہ لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا اوپر سے اس کا منہ تو وسیع تھا لیکن اندر اتنی گہرائی نہیں تھی اور حضور کا دستِ اقدس اس کے اندر نہیں گیا، بمشکل تمام حضور کی صرف اُنگلیاں گئیں۔ یوں انگلیاں رکھ دیں اور پانی ابلنے لگا اور اس سے سب سیراب ہو گئے اور سب نے وضو بھی کر لیا پانی بھی پی لیا یہ حضرت مالک کی حدیث ہے یہ ہے **مسلک اعلیٰ حضرت!**

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فرماتے ہیں:

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

سبحان اللہ تو صحابہ کا مسلک کیا ہے؟ مصیبت پڑی تو آئے اور حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں یا رسول اللہ! هلك المال و جاع العيال فادع الله لنا ان يسقينا قال فرفع رسول الله ﷺ يديه وما فى السماء قزعة من سحاب اے اللہ کے رسول ہمارا مال ہلاک و برباد ہو گیا اور ہمارے بال بچے بھوکے ہو گئے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ ہمیں سیراب فرمائے۔

راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا" پانی نہیں برس رہا تھا تو اللہ اکبر وہ اعرابی آئے عرض کیا "هلك المال و جاع العيال" اور جب خوب برسا اور برستا رہا اور بند نہیں ہو رہا تھا تو آئے۔ "فقام ذالك الاعرابى فقال يا رسول الله تهدمت البيوت و تقطعت السبل وهلكت المواشى" وہی اعرابی کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر گر گئے اور بعض راستے منقطع ہو گئے ہمارے کو اور مسافر کو سخت تکلیف ہو رہی ہے اور ہمارے مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اللہ اکبر سرکار نے دونوں مرتبہ ہاتھ اٹھادئے ایک مرتبہ ہاتھ اٹھایا تو حضور کا یوں ہاتھ اٹھ رہا ہے اور "وما فى السماء قزعة من سحاب" آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا اور جبل سلاح سے بادل جھڑا اور ٹوٹ کر کے برسا اور جمعہ سے لیکر جمعہ تک برسا اور جمعہ آیا تو وہی اعرابی آئے حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ وہ اعرابی آئے اور حضور سے عرض کیا اب تو اتنا پانی برس رہا ہے کہ لوگ سیلاب کی وجہ سے مارے جاتے ہیں، تو سرکار ﷺ نے یوں انگلیاں اُٹھا دی "حتى صارت المدينه مثل جوبة فرفع رسول الله ﷺ يديه ثم قال اللهمحوالينا ولا علينا" حتی کہ شہر مدینہ گول حوض کی طرح ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا ہمارے اردگرد برسے ہمارے اوپر نہ برسے۔ (بخاری شریف)

یہی میرے آقا کا اختیار ہے اور یہی تو مسلک اعلیٰ حضرت ہے فرماتے ہیں ؎

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے

یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

اور وہابی اندھا ہے، کلمہ پڑھتا ہے مگر کلمہ سمجھ کر نہیں پڑھتا۔ ارے اللہ نے تو رسول اللہ کو اپنا ذکر بنایا ہے، اپنی یاد بنایا ہے لا اله الا الله محمد رسول الله۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ اللہ کا ذکر جو ہے وہ ہمارے، تمہارے ایمان کی شرط بھی ہے اور اللہ کا ذکر ہے کہ نہیں...... تو بولو اللہ کا ذکر محمد رسول اللہ کے بغیر پورا ہو جائے گا؟..... نہیں ہو گا نا۔ تو یہی تو **اعلیٰ حضرت کا مسلک** ہے تو فرماتے ہیں ؎

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو

واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

تو کلمے نے بتایا اور صحابہ کرام نے بتایا کہ مدد کے واسطے ان کو پکارو، رسول اللہ نے اس کو مقرر رکھا تو رسول کا مقرر رکھنا حدیث ہوئی اور حدیث حقیقت میں اللہ کا فرمان! اللہ اکبر اور کلمے نے بتایا کہ ان کا ذکر اللہ کا ذکر ہے تو اعلیٰ حضرت یہی فرماتے ہیں۔

یا غرض سے چھٹ کے محو ذکر کو نام پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض ہم ہیں عبد مصطفی پھر تجھ کو کیا

اور یہی ہے **مسلک اعلیٰ حضرت** (جیسا کہ حضرت کی تقریر سے ظاہر ہے)

عبد المصطفیٰ، عبد الرسول نام رکھنا قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز ہے:

عبد المصطفیٰ کہنا وہابی کے دھرم میں شرک ہے، لیکن ان کا شرک وہ ہے جس سے نہ خدا بچا اور نہ رسول بچے۔ اب عبد المصطفیٰ کہنا ان کے دھرم میں شرک ہے تو میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا قرآن فرماتا ہے:

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله۔

اے! محبوب تم فرما دو، تو یہ کہہ کر کہ، تم اب جو بات کہی جائے گی وہ کہنے والی کی

ہوگی یا کسی اور کی؟

اب کہا فرما دو "یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ"، یعنی اے محبوب تم ان کو بندہ کہہ کر پکارو کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو اسی کو اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں ان سے پہلے حضرت مولانا جلال الدین صاحب رومی مثنوی علیہ الرحمہ فرما گئے۔

بندۂ خود خواند احمد در رشاد
جملہ عالم را بخواں قل یا عباد (مثنوی شریف)

رشاد اور رشد و ہدیٰ میں اللہ کے رسول احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے بندوں کو اپنا بندہ کہہ کر پکارا، اللہ نے حکم دیا "جملہ عالم را بخواں" سارے عالم کو پکارو "قل یا عبادی" کہہ کر پکارو اے میرے بندو، ہاں تو وہی اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں ؎

یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا

دشمنِ رسول پر سختی لازم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت مطلق ہے:

سبحان اللہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو ممبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اللہ کی حمد بیان کی اور ثنا بیان کی اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجا اس کے بعد فرمایا کہ " کنتم توجدونی منی شدۃ تم لوگ مجھ میں شدت پاتے تھے سن لو اب یہ شدت کم نہیں ہوئی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اور فرماتے ہیں وذالك كنت عبده و خادمه اور یہ شدت میرے لیے اس لیے تھی کہ میں ان کا بندہ اور خادم تھا، اللہ اکبر کیا خلق بتا رہے ہیں کہ یہ میری انفرادی خصوصیت نہیں، بلکہ یہ ہر غلام کی خصوصیت ہونی چاہیے، کہ مولیٰ کے معاملہ میں، اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملہ میں سخت ہو۔

یہی قرآن نے اخلاق بتایا ہے کہ "محمد الرسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ کہ تھے؟ بولو؟ کلمہ تو یہ ہی بتا رہا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، کس کس کے رسول ہیں، جب قرآن نے مطلق رکھا تو مطلق کی شان یہ ہے کہ مطلق ہر مقید کی حقیقت اور مقید کی جان ہوتا ہے، اور اپنے تمام اطلاقات پر جاری ہوتا ہے۔ میرے رسول اللہ کی رسالت مطلق ہے، تو رسول کی رسالت، اور دیگر رسولوں کی رسالت کی جان محمد رسول اللہ کی رسالت ہے، اور میرے رسول کی رسالت رسولوں کو بھی عام ہے یہی تو **مسلک اعلیٰ حضرت** ہے فرماتے ہیں۔

ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
اُم البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

محمد رسول اللہ تو یہ ایسے رسول ہیں کہ یہ نہ ہوتے تو کوئی رسول نہ ہوتا اور اگر یہ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اللہ اکبر، سبحان اللہ، محمد رسول اللہ یہ بتا رہا ہے کہ وہ کل بھی تھے آج بھی ہیں، دنیا میں بھی تھے، اور آج قبر انور میں بھی ہیں، اور ان کی زندگی ہمیشہ کے لیے ہے ان کی رسالت بھی ہمیشہ کے لیے ہے۔ ان کی رسالت بھی ہمیشہ کے لیے ہے اور وہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہیں یہی تو **مسلک اعلیٰ حضرت** ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (حدائق بخشش)

تو اب قرآن میں جو ہے صحابہ کرام کے وسیلے سے ہمارے لیے بھی بشارت ہے "والذین معه" جو ان کے ساتھ ہیں وہ چشمۂ حیات ہیں۔ زندگی بانٹتے ہوئے آئے اور خود بھی زندہ ہیں اور زندگی کا خزانہ لے کر آئے، جو ان کا کلمہ پڑھ لے اور جو ان پر مرجائے

اس دنیا میں وہ تو ایسا زندہ ہو جاتا ہے کہ آن کے لیے موت تو اس کو آتی ہے پھر ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے قرآن ناطق ہے "والذین معہ" جو اُن کے ساتھ ہیں دنیا میں ہیں تو ساتھ میں ہیں، قبر میں ہیں، تو ساتھ میں اور قیامت میں ہیں تو ساتھ میں ہیں اٹھتے ہیں تو ساتھ میں ہیں۔ تو اس کا مصداق اول صحابہ کرام ہیں ان کے صدقے میں ہم ہیں کہ نہیں؟ ہم نے بھی ان کا کلمہ پڑھا ہے۔ اللہ اکبر اس کے سب مصداق ہیں لیکن اس کے مصداق اوّل صحابہ کرام ہیں۔ تو ساری امت کے لیے معیار صحابہ کرام ہوئے، جو ان کے نقش قدم پر چلے گا وہی فرقہ ناجیہ ہے وہی اہل سنت و جماعت ہوگا اور وہی محمد رسول اللہ کی معیت سے نوازا جائیگا۔ اللہ اکبر تو صحابہ کرام کا نقش قدم کیا ہے صحابہ کرام کا اخلاق کیا ہے قرآن ان کا اخلاق بتارہا ہے۔

علما کونسل بمبئی کیا ھے:

آج کہا جاتا ہے کہ بھئی سب سے مل کر چلو سختی مت کرو، نرمی کا زمانہ ہے بمبئی میں علما کونسل بنی ہے دیوبندی، رافضی، قادیانی، سنی، وہابی، بورے سب کو ملا کر سب کا معجون مرکب بنا کر علما کونسل بنی ہے، بولو یہ تو علما ہی تھے وہ بھی علما بن گئے، تو یہ اتحاد اور اتحاد کی دعوت جو ہے زمین پھٹ سکتی ہے اور پھٹ کے رہے گی، آسمان پھٹ سکتا ہے اور پھٹ کے رہے گا لیکن یہ اتحاد اللہ اور رسول کے یہاں نہ چلا ہے اور نہ کبھی چل سکتا ہے اور نہ کبھی یہ قائم رہے گا۔ قرآن صحابہ کا اخلاق بتارہا ہے: "والذین معہ اشداء علی الکفار۔"

جن کا رشتہ رسول سے نہیں ہے یعنی جو کافر ہیں ان پر سخت ہیں "رحماء بینھم" آپس میں ایک دوسرے کے اوپر مہربان ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یعنی سنی سنی مہربان ہیں، لیکن سنی کا رشتہ کسی اور سے نہیں ہے یہ ہی تو مسلک **اعلیٰ حضرت** ہے کوئی نیا مسلک تھوڑی ہے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی عمر گزر گئی ندوے کے رد میں، وہابیوں کے رد میں، قادنیوں کے رد میں، اور دشمنانِ محمد رسول اللہ کے رد میں، ان کی عمر گزر گئی اور انھوں نے نہ مٹنے والا پیغام ہمارے لیے چھوڑ دیا کہ

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

جو ان کے نقش قدم پر چلے گا اس کا بیڑا پار ہوگا، غیروں کے ساتھ اتحاد رچانے والا اس کا بیڑا پار نہیں ہوگا۔ اللہ اکبر۔ تو علماء کونسل جو ہے وہ علماء کونسل نہیں بلکہ دوسرے لفظوں میں وہ کل کا ندوہ ہے فقط نام بدل گیا ہے یہ **مسلک اعلیٰ حضرت** کے خلاف ہے اور **مسلک اعلیٰ حضرت** تو یہ ہے فرماتے ہیں۔

دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض
ہم ہیں عبد مصطفیٰ پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

یہ یا عبادی جو ہے وہ ان سے تھوڑی خطاب ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یہ دیوبندیوں سے خطاب نہیں ہے یہ تو ہم سے خطاب ہے۔

لفظ رمیہ کے معنٰی کی علمی تحقیق:

سرکار علیہ السلام نے فرمایا "ثم لا یعودون" دین سے یہ ایسے نکلیں گے پھر واپس نہیں لوٹیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے بہت سے لوگ اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں تیر کمان نکل جاتا ہے تیر تو کمان سے نکلتا ہی ہے یہاں "رمیہ" کا لفظ وہ قوس اور کمان کے معنٰی میں نہیں ہے بلکہ شکار کے معنٰی میں ہے کہ اس میں شکار کا کچھ نہیں ہوتا نہ خون ہوتا ہے نہ اور کچھ اس طرح دین سے نکل جائیں گے کہ "ثم لا یعودون" پھر دین میں کبھی واپس نہ آئیں گے اسی لیے تو اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

لا یعودون آگے ہوگا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

رسول اللہ ﷺ کی شفاعت حق ہے اور سنّی عقیدہ والے جنتی ہیں:

سبحان اللہ اس یقین کے ساتھ یہ ہے **مسلک اعلیٰ حضرت**، اس پر اگر ہمارا خاتمہ ہو جائے تو بالکل یقین اور اس کی رحمت سے امید ہے اور غوث کی عنایت سے کہ شفاعت حق ہے، اور اللہ کی رحمت سے امید ہے اور غوث کی عنایت سے کہ جنت ہماری ہے۔ ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا، اگر تیری رحمت شامل ہے یا غوث اور فرماتے ہیں:

تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہنچا رضا تو پھر تجھ کو کیا

اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو دعا کی تھی اس کو ہم سب دوہرالیں۔

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

رضا کا یہ شعر بخاری شریف کی یاد دلا رہا ہے، شفاعت کی یاد دلا رہا ہے، آج نجدی وہابی اندھا ہو گیا اگر اس کو دیکھ لیتا تو اس کو بھی چھپل دیتا نظر نہیں آتا۔ وہاں مدینہ شریف میں روضۂ رسول کے قریب آج بھی لکھا ہوا ہے "**شفاعتی حق فمن لم یو من بھا لم یکن من اھل الشفاعة**" میری شفاعت حق ہے اور جس کا اس پر ایمان نہیں ہے وہ اہل شفاعت نہیں ہے تو رضا کے صدقے میں رضا والو یوں کہیں ؎

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے ہماری زباں تمہارے لیے

اور آگے فرماتے ہیں:

کلیم و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنیں
یہ بے خبری، کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

یہ بے خبری، ہماری بے خبری، رسول نے پہلے ہی فرما دیا کہ میری شفاعت حق ہے،

تمام محدثین، مفسرین، فقہا، مجتہدین آج اس حدیث کو بیان کر رہے ہیں لیکن وہاں بھول جائیں گے، پھر وہی ہوگا، جو یہاں ہو رہا ہے، کبھی اس دروازے پر، کبھی اس دروازے پر، بیسوں دروازے ہو کر مدینے پہنچے، جو یہاں ہو رہا ہے، وہاں بھی ہوگا۔ کبھی حضرت آدم کے پاس جائیں گے، کبھی حضرت ابراہیم، و اسماعیل علیہم السلام کے پاس جائیں گے، کبھی حضرت نوح کے پاس جائیں گے، کبھی حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے (علیہم الصلاۃ والسلام) پھر اخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے کہیں بھی کام نہیں بنے گا۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے میں تمہیں وہ بارگاہ بتادوں جہاں تمہارا کام بن جائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پتہ دیں گے۔ ساری اُمت محمد رسول اللہ کی بارگاہ میں جائے گی، اگلے بھی آئیں گے، پچھلے بھی آئیں گے، حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ والے بھی آئیں گے سب آئیں گے پھر حضور فرمائیں گے رحمت باری جوش میں آئے گی فرمایا جائے گا "یا محمد ارفع رأسك قل تسمع وسل تعطع واشفع تشفع" اے محمد! اپنا سر سجدے سے اٹھایئے کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

یہ مرحمتیں کہ کچی متیں نہ چھوڑیں لتیں نہ اپنی گتیں
قصور کریں پھر اپنی بھریں قصور جہاں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

وما علینا الا البلاغ المبین

{فتاویٰ قادریہ پر ایک تاثر}

از ۔ مفتی ملت، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد شاہد علی رضوی شریفی مصباحی مدظلہ

دار القضاء المرکز الاسلامی، دار الفکر، بہرائچ شریف، یوپی

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

امابعد

فقیر راقم حروف نے دو حصوں پر مشتمل "فتاویٰ قادریہ" کا جستہ جستہ مطالعہ کیا بہت خوب پایا جو ۸۳۴ صفحات پر مشتمل ہے بعض اہم مسائل پر خامہ فرسائی اور نادر تحقیقات دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی۔ اور اندازہ ہوا کہ حضرت مصنف مولانا مفتی عبد القادر رضوی اشفاقی امجدی نائب مفتی نوری دار الافتاء جامع مسجد باسنی ناگور راجستھان حفظہ اللہ تعالیٰ ان تمام خوبیوں سے آراستہ ہیں جو ایک فقیہ کے لئے ضروری ہیں، بلکہ عصر حاضر کے بہت سارے مفتیان کرام پر فائق ہیں۔ کیونکہ وسعت مطالعہ، محنت وژرف نگاہی، شعور و آگہی، تحقیق، تدقیق، قرآن وحدیث سے استنباط واستشہاد کی لیاقت اور دلائل و براہین کی کثرت جو فتاویٰ قادریہ میں دیکھنے کو ملی وہ ہر جگہ نہیں ملتی، بلاشبہ یہ سب اثر ہے ان کے والد گرامی مفتی اعظم باسنی قبلہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی دام ظلہ العالی کی ظاہری سرپرستی اور حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی نور اللہ مرقدہ ومفتی اعظم راجستھان مفتی اشفاق حسین نعیمی علیہ الرحمہ کے روحانی فیض کا۔ جو مٹی کو سونا اور لوہے کو کندن بنانے کے ہنر سے خوب واقف تھے، مولیٰ عزوجل "فتاویٰ قادریہ" کے فیض کو عام وتام فرمائے اور صاحب فتاویٰ قادریہ محب گرامی مفتی عبد القادر رضوی کے درجات اور علمی وعملی مراتب میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد شاہد علی رضوی شریفی مصباحی

دار القضاء المرکز اسلامی دار الفکر، بہرائچ شریف، یوپی

۱۹؍۴؍۱۴۳۸ھ